اَلحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

"قیامت اور اس کی نشانیاں (12 حکایت)"

حکایت (01): "نماز صحیح طرح آنی چاہیے"

ایک تابعی بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں ("تابِعی" اس خوش نصیب (lucky) کو کہتے ہیں جس نے (ایمان کی حالت (condition) میں) کسی صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے ملاقات کی ہو (اور ان کا انتقال بھی ایمان پر ہوا ہو)۔ (تدریب الراوی فی شرح تقریب النووی، ص ۳۹۲)): میں کئی دن کا سفر طے کر کے کسی شخص کے پاس (حدیث پاک سننے) جاتا ہوں تو پہنچ کر سب سے پہلے اُن کی نماز دیکھتا ہوں، اگر نماز کے حق (rights) ادا کرتے اور اسے پورے طور پر صحیح پڑھتے ہوئے دیکھتا ہوں تو اُن کے پاس رُک کر اُن سے حدیث شریف سُن لیتا ہوں، اگر اسے نماز کے حق ضائع (waste) کرنے والا پاتا ہوں تو حدیث سنے بغیر واپس آجاتا ہوں اور (دل میں) کہتا ہوں کہ (جب) یہ (نماز کے حق ادا نہیں کر رہا تو) نماز کے علاوہ (دین کے) دیگر (حقوق) کو زیادہ ضائع کرتا ہو گا (تو ایسے شخص سے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی حدیث کیسے سنوں؟)۔ (حلیۃ الاولیاء، ج ۲، ص ۲۵۰، حدیث ۲۱۱۹)

اس حکایت (سچے واقعے) سے ہمیں یہ درس (lesson) ملا کہ نماز نہ پڑھنے کے بہت زیادہ نقصانات ہیں، ہمیں پانچوں نمازیں وقت پر اور سمجھدار بچّوں اور مردوں کو مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھنی چاہیے۔

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولی علی شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کہتے ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: قیامت قریب ہونے کی علامت (یعنی نشانی) ہے کہ تم لوگوں کو نماز ضائع کرتا ہوا دیکھو گے۔ (کنز العمال ج ۱۴ ص ۲۴۳ حدیث ۳۹۶۳۲) علماء فرماتے ہیں: نماز ضائع کرنے سے مراد یہ ہے کہ لوگ یا تو بالکل نماز ہی نہیں پڑھیں گے یا پڑھیں گے تو اس کا کوئی فرض یا واجب چھوڑ دیں گے۔ (الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص ۱۲۳)

حکایت(02): "دجّال کا ظلم"

جب دجّال آئے گا تو طرح طرح کے جادو دکھا کر لوگوں کا ایمان برباد کرنے (یعنی غیر مسلم بنانے) کی کوشش کرے گا، دجّال کے ساتھ کھانے پینے کی چیزوں کا بہت سارا سامان ہو گا، دجّال کو ماننے والوں کے علاوہ باقی لوگ سخت تکلیف (troubles) میں ہوں گے۔ دجّال کے ساتھ دو (2) نہریں ہوں گی جن میں سے ایک (1st) کو جنّت اور دوسری (2nd) کو دوزخ کہے گا۔ اور اصل میں جسے وہ جنّت کا نام دے گا وہ دوزخ ہو گی اور جسے وہ دوزخ کا نام دے گا وہ جنّت ہو گی، اس کے کہنے پر آسمان سے بارش (rain) ہو گی۔ دجّال زمین کو حکم دے گا تو وہ سبزے (پھل، سبزی وغیرہ) اُگائے گی، آسمان پانی برسائے گا اور اُس جگہ کے جانور لمبے چوڑے خوب تیار اور دودھ والے ہو جائیں گے اور ویرانے (deserted place) میں جائے گا تو وہاں کی قبروں کے مردے شہد کی مکھیوں کی طرح اس کے ساتھ ہو جائیں گے۔ اِسی قسم کے بہت سے کام دکھائے گا اور حقیقت (یعنی اصل) میں یہ سب جادو ہو گا، اِسی لیے اُس کے وہاں سے جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ رہے گا۔ (بہارِ شریعت، ح۱، ص۱۲۱ بتغیر)

دجّال کی ایک آنکھ ہو گی اور ایک اَبرو (eyebrow) بالکل نہ ہو گی بلکہ وہ جگہ ہموار (smooth) ہو گی اور وہ ایک آنکھ والا ہو گا۔ وہ ایک بڑے گدھے پر سوار ہو گا اور اس کی پیشانی (forehead) کے درمیان "ک۔ف۔ر" (یعنی کافر) لکھا ہو گا جسے صرف مسلمان پڑھ سکیں گے۔ دجّال کے ساتھی ایک مسلمان کو لے کر آئیں گے وہ مسلمان اللہ پاک پر یقین رکھنے والا، سچا مسلمان ہو گا، وہ دیکھتے ہی کہہ دے گا کہ لوگو! یہ تو دجّال ہے جس کے بارے میں اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بتایا تھا۔ یہ سن کر دجّال حکم دے گا کہ اس کو لٹا کر اس کا سر توڑ دو۔ اُس کے ساتھی ایسا ہی کریں گے پھر دجّال اس کا سر صحیح کر کے پوچھے گا: کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لاتا ہے؟ (یعنی مجھے خدا مان لے) مسلمان جواب دے گا کہ تو "جھوٹا" ہے۔ پھر دجّال کے حکم سے سر سے پاؤں تک اس کے دو (2) ٹکڑے (pieces) کیے جائیں گے۔ دجّال دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا اور کہے گا: اٹھ۔ وہ مسلمان اٹھ بیٹھے گا۔ دجّال پھر کہے گا: کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ مسلمان جواب دے گا: اب تو

مجھے یقین(believe) ہو گیا کہ تو "جھوٹا دجّال" ہے اور کہے گا: اے لوگو! میرے بعد یہ کسی اور سے ایسا نہ کر سکے گا۔ اب دجّال اسے ذبح(slaughter) کرنا چاہے گا مگر نہ کر سکے گا اور اسے اپنی دوزخ میں پھینک دے گا مگر وہ اس مسلمان کے لئے جنّت ہو جائے گی۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: وہ مومن اللہ پاک کے نزدیک بڑا شہید (یعنی اللہ پاک کی راہ میں قتل(murder) ہونے والا) ہو گا۔

(مسند امام احمد، ۵/۱۵۶، حدیث:۱۴۹۵۹ مع سیرت رسول عربی ص ۵۲۳ تا ۵۲۴ ملخصاً)

مستقبل(future) میں ہونے والے اس سچے واقعے سے معلوم ہوا کہ ایمان کی بہت اہمیّت (importance) ہے، جسے اللہ پاک ایمان کی حفاظت(protection of faith) کا ذہن اور مضبوط (strong) ایمان دے دے وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔ ہمیں اللہ پاک سے ایمانِ کامل کی دعا مانگتے رہنا چاہیے۔

حکایت(03): "دنیا کی سب سے بڑی دیوار"

کئی ہزار سال پہلے ساری دنیا پر اللہ پاک کے ایک نیک بندے اور ولی کی حکومت(rule) تھی، اُن کا نام "اِسْکَنْدَرْ" ہے اور انہیں "ذُوالْقَرْنَیْن" بھی کہتے ہیں، یہ اللہ پاک کے نبی حضرت خِضْر عَلَیْہِ السَّلَام کے خالہ زاد بھائی (cousin) ہیں (صاوی، ج ۴، ص ۱۲۱۴ مع نسفی، ص ۶۶۱)۔ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ شُمال (north) کی طرف سفر کے دوران ایک مُلک تُرکِستان کے پہاڑوں میں پہنچے، اِن پہاڑوں کی ایک طرف(side) کچھ خطرناک(dangerous) لوگ "یاجوج ماجوج" رہتے تھے، اور دوسری طرف(on the other hand) ایک اور قوم رہا کرتی تھی۔ اُس قوم کے لوگوں نے حضرت ذُوالْقَرْنَیْن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے یاجوج ماجوج کی شکایت کی اور ساتھ ہی آپ کو مال دیتے ہوئے ایک مضبوط دیوار(solid wal) بنانے کا کہا تاکہ یاجوج ماجوج ہمارے پاس نہ آئیں۔ (ماخوذ از صراط الجنان، ج ۶، ص ۳۴ ملخصاً) یاجوج ماجوج انسان ہیں، کافر ہیں اور آج بھی زندہ ہیں۔ یہ جس چیز کے پاس

سے گزرتے تھے، اسے کھاجاتے تھے۔جب ہر طرف پھل پھول آجاتے تو یہ باہر نکل کر کھاجاتے اور دوسری چیزیں اٹھاکرلے جاتے تھے۔اِن کے ہاتھ اور دانت جانوروں کی طرح ہیں اوراِن کے بال اِتنے لمبے ہیں کہ جسم پر کپڑوں کی طرح ہیں۔(صاوی ،ج۴،ص۱۲۱۸ماخوذاً)

حضرت ذوالقرنین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قوم سے مال نہیں لیااوران کی مدد کرنے کے لیے فرمایا: مجھے تمہارا مال نہیں چاہیے، بس میرے ساتھ مل کر دیوار بناؤ! اب آپ نے پتّھروں کے سائز کے لوہے کے ٹکڑے (pieces of iron)منگوائے اور زمین کھودنے(digging) کا حکم دیا،جب پانی نکل آیاتو آپ نے پہلے پتّھر رکھوائے اور پگھلے ہوئے تانبے(melt copper)کو اوپر ڈال دیا،اِس کے بعد لوہے(iron)کے ٹکڑے ڈالے اور پہاڑ جتنی دیوار بنا دی اور کوئلہ(coal) بھر کر آگ لگادی، پھر اوپر سے بھی پگھلا ہوا تانبا (melt copper)دیوار میں ڈال دیااور ایک مضبوط دیوار(solid wal)بنادی۔(ماخوذازصراط الجنان ،ج۶،ص۳۶ملخصاً)حدیث شریف میں کچھ اس طرح ہے: بیشک یاجوج ماجوج روزانہ دیوار توڑتے رہتے ہیں،جب وہ مکمل ٹوٹنے کے قریب ہوتی ہے تو انہیں سورج کی روشنی نظر آتی ہے،اِتنے میں اُن کا بڑا کہتا ہے: چلو! باقی کل توڑیں گے تو (اگلے دن next day) اللہ پاک اس دیوار کو پہلے سے بھی مضبوط(strong)بنادیتاہے۔جب اللہ پاک انہیں لوگوں کے سامنے لاناچاہے گاتواُس دن جب وہ سورج کی روشنی دیکھیں گے تواُن کا بڑا کہے گا: چلو! اِنْ شَآءَاللہ !باقی کل توڑیں گے۔ جب وہ اگلے دن(next day)آئیں گے تو(اِنْ شَاءَاللہ یعنی" اللہ پاک نے چاہا تو" کہنے کی برکت سے)دیوار اُتنی ہی ہوگی جتنی چھوڑ کر گئے تھے، یوں وہ باقی (rest)دیوار توڑ کر باہر آجائیں گے۔(ابن ماجہ ،ج۴،ص۴۰۹،حدیث:۴۰۸۰) اور زمین میں بہت قتل کریں گے،یہ سب قیامت کے قریب ہوگا۔ حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اِن کے لئے موت کی دعافرمائیں گے تو اللہ پاک اِن کی گردنوں (necks)میں کیڑے(insects)پیدا فرمائے گاجس سے یہ فوراًمر جائیں گے۔(ماخوذازبہارشریعت ،ج۱،ص۱۲۵)

اس حکایت سے پتا چلا کہ زمین میں ظلم کرنے والوں کا اَنجام (result) اچھا نہیں ہوتا۔ اللہ پاک جو چاہے وہ کر سکتا ہے ۔ مزید یہ بھی پتا چلا کہ نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا، بڑے سے بڑا کام کر دیتی ہے۔

حکایت (04): "ایک دن سورج مغرب سے آئے گا"

یاجوج وماجوج کے مرنے کے ایک عرصے (period) بعد ایک بڑا دُھواں (smoke) آسمان سے آئے گا اور چالیس (40) دن تک رہے گا، جس سے مسلمانوں کو نزلہ (flu) ہو جائے گا لیکن سب غیر مسلم بے ہوش ہو جائیں گے۔ (تفسیر طبری، الدخان، تحت الآیت: ۱۰۔۱۱، حدیث: ۳۱۰۶۱، ج۱۱، ص۲۲۷) اس کے کچھ دنوں بعد ایک ایسی رات آئے گی جو بہت لمبی ہو جائے گی، بچے رونا شروع کر دیں گے، مسافر پریشان ہو جائیں گے اور جانور بے چین ہو جائیں گے، سب لوگ رو رو کر توبہ کرنے لگیں گے یہاں تک کہ اتنا وقت گزر جائے گا، جس میں تین (3) یا چار (4) راتیں گزر جاتی ہیں تو سورج مغرب (west) سے تھوڑی سی روشنی کے ساتھ نکلے گا اور غروب (sunset) ہو جائے گا پھر معمول کے مطابق (as usual) سورج مشرق (east) سے نکل جائے گا۔
(در منثور، الانعام: ۱۵۸، ۳/ ۳۹۲۔۳۹۷ ملخصاً)

سورج ہر وقت اللہ پاک کو سجدہ کر رہا ہوتا ہے اور اسی حالت (condition) میں آگے چلتا رہتا ہے (پ ۲۳، سورۃ یٰسین، آیت ۳۸ مع بخاری، ۲/ ۳۷۸، حدیث: ۳۱۹۹ ماخوذاً)۔ اس کا چلنا قیامت تک ہے، یہ ہر وقت اللہ پاک سے آگے بڑھنے کی اجازت بھی مانگتا رہتا ہے مگر قیامت کے قریب آگے بڑھنے کی جگہ پیچھے بھیج دیا جائے گا (صراط الجنان، جلد ۸، ص ۲۵۱ مع مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۲۸۰ ماخوذاً)۔ جیسا کہ حضرت اَبُوذر غفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سورج غروب ہوا تو نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: وہ جاتا ہے اور عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے، پھر وہ اِجازت مانگتا ہے تو اس کو اِجازت دے دی جاتی ہے (یعنی سورج ہر وقت آگے بڑھنے کی اجازت مانگتا رہتا ہے اور اسے اجازت ملتی رہتی ہے اور وہ آگے بڑھتا اور ہر ملک میں طلوع ہوتا رہتا ہے اسے واپس جانے کا حکم

نہیں ہوتا مگر قیامت کے) قریب (ایک دن ایسا ہونا) ہے کہ وہ سجدہ کرے گا اور وہ سجدہ قبول(accept) نہ کیا جائے گا اور وہ اِجازت مانگے گا مگر (اُسے آگے جانے کی) اِجازت نہ دی جائے گی (یہاں تک کہ تین (3) سے چار (4) رات کا وقت گزر جائے گا) اور اسے کہا جائے گا: واپس ہو جا۔ پھر سورج مغرب سے نکلے گا۔ (یعنی یہ ہر جگہ کے لیے ہو گا اور سورج ساری دنیا میں اُس جگہ سے آئے گا جہاں ڈوبتا ہے)۔ (بخاری ، ۲/ ۳۷۸ ، حدیث: ۳۱۹۹، مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۲۸۰، در منثور، الانعام: ۱۵۸، ۳/ ۳۹۲۔۳۹۷ ملخصاً) اس کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ کافر اپنے کفر سے توبہ کرنا بھی چاہے گا تو توبہ قبول نہ ہو گی یعنی وہ غیر مسلم ہی رہے گا، مسلمان نہ ہو سکے گا۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱، ص ۱۲۶) یا گناہ گار اپنے گناہوں سے توبہ کرنا بھی چاہے گا تو توبہ قبول(accept) نہ ہو گی۔ (ہمارا اسلام، حصہ ۵، ص ۲۹۲ ملخصاً)

قیامت کے قریب ہونے والی اس حالت(condition) سے یہ درس(lesson) ملا کہ قیامت کے آنے سے پہلے ایک وقت ایسا آئے گا کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا لیکن آج یہ دروازہ کھلا ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اللہ پاک کی نافرمانی (disobedience) سے بچیں اور اگر کبھی کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً توبہ کر لیں مگر **یاد رہے کہ!** توبہ وہی صحیح ہے کہ جس میں یہ پکی نیّت(firm intention) ہو کہ اب دوبارہ یہ گناہ نہیں کرنا۔

حکایت(05): "لمبی رات کے بعد کیا ہو گا؟"

قیامت سے پہلے ایک رات، تین (3) یا چار (4) راتوں کے برابر لمبی ہو گی پھر سورج مغرب(west) سے تھوڑی سی روشنی کے ساتھ نکلے گا اور غروب(sunset) ہو جائے گا پھر معمول کے مطابق(as usual) سورج مشرق(east) سے نکل جائے گا (در منثور، الانعام: ۱۵۸، ۳/ ۳۹۲۔۳۹۷ ملخصاً)۔ دوسرے دن کوہِ صَفَا (مکّے شریف میں مسجدُ الحرام کے ساتھ ایک پہاڑ ہے، اب اُس پہاڑ کا تھوڑا سے حصّہ نظر آتا ہے، عمرہ اور حج کرنے والے یہاں آتے ہیں) زَلزلے(earthquake) سے پھٹ جائے گا اور اس سے ایک عجیب شکل(strange shape) کا جانور نکلے گا جسے دابۃُ الارض کہتے ہیں۔ (سیرت رسول عربی، ص ۵۲۶ تا ۵۲۷ ملخصاً)

دابۃُ الارض کے ایک ہاتھ میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی لاٹھی اور دوسرے ہاتھ میں حضرت سلیمان

www.farzuloom.net

عَلَیْہِ السَّلَام کی انگوٹھی (ring)ہو گی۔ وہ بہت تیزی سے ایک ایک کے پاس جائے گا۔ مسلمان کی پیشانی (forehead)پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی لاٹھی سے ایک لکیر(line)لگا دے گا جس سے اس مسلمان کا چہرہ(face)نورانی اور خوبصورت ہو جائے گا اور غیر مسلم کی ناک یا گردن پر حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی انگوٹھی سے نشان لگائے گا جس سے اُس کا چہرہ کالا ہو جائے گا۔(درمنثور، النمل: ۸۲/۶/۳۷۹۔۳۸۱، ابن ماجہ، ۴/۳۹۳، ۳۹۴، حدیث: ۴۰۶۶ ملخصاً)اس کے بعد ایک ٹھنڈی ہوا چلے گی جس سے مسلمانوں کا انتقال ہونا شروع ہو جائے گا یہاں تک کہ کوئی مسلمان باقی نہ رہے گا۔(عمدۃ القاری، ۷/۱۵۵۔۱۵۶، تحت الحدیث: ۱۵۹۱۵)بارشیں بہت کم ہو جائیں گی اور بیماریاں عام ہو جائیں گی۔ اس وقت ملک شام میں مال بہت ہو گا جس کی وجہ سے دوسرے ملکوں کے لوگ اپنے گھر والوں کے ساتھ ملک شام آجائیں گے۔ پھر ایک بڑی آگ باقی لوگوں کے پیچھے آئے گی یہاں تک کہ باقی لوگ بھی مُلکِ شام آجائیں گے پھر وہ آگ غائب ہو جائے گی۔(مرقاۃ المفاتیح، ۹/۳۶۷، تحت الحدیث: ۵۴۶۴ ملخصاً)

کچھ دنوں بعد جمعہ کے دن دس(10) محرم کی صبح اللہ پاک، حضرت اِسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو صور پھونکنے (ایک قسم کی(a kind of) آواز نکالنے)کا حکم دے گا، توحضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کے حکم سے صور پھونکیں گے۔ اس کی آواز شروع شروع میں تو بہت نرم ہو گی اور آہستہ آہستہ زیادہ ہوتی چلی جائے گی۔ لوگ اس کو سُنیں گے اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے اور مَر جائیں گے اور زمین و آسمان سب کچھ ختم ہو جائے گا۔

(سیرت رسول عربی، ص۵۲۶ تا ۵۲۹ ملخصاً)

آنے والے ان حالات(conditions)سے ہمیں یہ درس(lesson)ملا کہ قیامت ضرور آئے گی اور لوگ اللہ پاک کے سامنے حاضر ہونگے، قیامت سے پہلے بہت سی نشانیاں(signs)سامنے آئیں گے جن میں کچھ آ بھی چکی ہیں مگر بڑی نشانیاں ابھی تک سامنے نہیں آئیں۔ ہمیں چاہیے کہ نیک کام کریں اور اللہ پاک سے دعا بھی کرتے رہا کریں۔

حکایت(06): "ہر ہزار میں سے ۹۹۹"

قیامت کے میدان میں بعض لوگوں کو اتنا پسینہ (sweat) آئے گا کہ زمین پر گرے گا، زمین اُسے چوس (suck کر) لے گی، مگر وہ پسینہ آتا رہے گا اور زمین چوستی رہے گی یہاں تک کے ستّر (70) گز تک پانی چوس لے گی مگر پھر بھی پسینہ آتا رہے گا اور اب زمین چوس نہیں پائے گی تو اب کسی کا پسینہ اس کے ٹخنوں (ankles) تک ہو گا، کسی کے گھٹنوں (knees) تک، کسی کی کمر (waist)، کسی کے سینہ، کسی کے گلے (hug) تک اور کافر کے تو منہ تک ہو گا، جس میں وہ ڈوبنے لگے گا۔ اس گرمی میں جتنی پیاس (thirst) لگے گی وہ بتائی نہیں جاسکتی، زبانیں سُوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی، بعضوں کی زبانیں منہ سے باہر نکل آئیں گی۔ جس کے جیسے گناہ ہونگے، وہ اتنی تکلیف (trouble) میں ہو گا۔

جس نے چاندی سونے کی زکوٰۃ نہ دی ہو گی اُس مال کو خوب گرم کر کے اُس کی پیشانی (forehead) اور پیٹھ (back) پر وغیرہ پر نشان لگائے جائیں گے، جس نے جانوروں کی زکوٰۃ نہ دی ہو گی اس کے جانور خوب تیار ہو کر آئیں گے اور اس شخص کو لٹایا جائے گا اور وہ جانور اپنے سینگوں سے مارتے اور پاؤں سے، اُس کے اوپر چلتے ہوئے گزریں گے، جب سب اسی طرح گزر جائیں گے پھر اُدھر سے واپس آکر یوہیں اُس پر گزریں گے، اسی طرح کرتے رہیں گے، یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہے گا۔ اس وقت کیفیت (condition) یہ ہو گی کہ بھائی سے بھائی بھاگے گا، ماں باپ اولاد سے دور رہیں گے، بیوی بچے الگ ہو جائیں گے، ہر ایک اپنی مصیبت میں پریشان ہو گا، کوئی کسی کی مدد کرنے والا نہ ہو گا...! حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم ہو گا کہ وہ دوزخیوں کی جماعت الگ کریں، عرض کرینگے: کتنے میں سے کتنے؟ ارشاد ہو گا: ہر ہزار (1,000) سے نو سو ننانوے (999)، یہ وہ وقت ہو گا کہ اگر بچے ہوں تو غم کی وجہ سے بوڑھے ہو جائیں گے، لوگ ایسے نظر آئیں گے کہ جیسے نشہ کیا ہوا ہو، حالانکہ (although) کسی نے نشہ نہ کیا ہو گا، آہ! اللہ کی پناہ، اللہ پاک کا عذاب (punishment) بہت سخت ہے۔۔۔ کس کس مصیبت کو بتایا جائے، ایک (1) ہو یا دو (2) ہوں، سو (100) ہوں، ہزار (1000)

ہوں بلکہ ہزاروں ہیں۔ ہم اللہ پاک سے رحم کی دعا کرتے ہیں...! اور یہ سب تکلیفیں دو(2) چار(4) گھنٹے، دو(2) چار(4) دن، دو(2) چار(4) مہینے کی نہیں، بلکہ قیامت کا دن پچاس ہزار(50,000) سال کا ہو گا، ہم اللہ پاک سے اس کے فضل و کرم کا سوال کرتے ہیں۔ جب یہ دن آدھا گزر جائے گا، اس وقت تک اہلِ مَحْشَر (قیامت میں جمع ہونے والے) اسی طرح کی تکلیف میں رہیں گے پھر یہ سفارش کرنے والا ڈھونڈیں گے۔

(بہار شریعت ح۱، ص۱۳۳ تا ۱۳۵، مُلخصاً)

مستقبل(future) میں ہونے والے اس سچے واقعے سے معلوم ہوا کہ قیامت سخت تکلیف کا دن ہے، زندگی گناہوں میں گزارنے والے اُس دن بہت پریشان ہونگے۔ یہ وہ دن ہو گا کہ سب غیر مسلم اور ایمان لانے والے گناہ گاروں کی ایک بہت بڑی تعداد (too many) جہنّم میں جائے گی۔ ہمیں اپنی آخرت کو اچھا کرنے اور اللہ پاک کو خوش کرنے کے لیے نیک کام کرنے چاہئیں اور ہر طرح کے گناہ سے بچنا چاہیے۔

حکایت(07): "99 رجسٹرز(registers)"

قیامت کے دن حساب کتاب مختلف انداز(different styles) سے ہو گا۔ کسی سے تو اس طرح حساب لیا جائے گا کہ اکیلے(alone) میں اُس سے پوچھا جائے گا: تو نے یہ کیا؟ اور یہ کیا؟ عرض کریگا: ہاں اے ربّ! یہاں تک کہ تمام گناہوں کو مان لے گا، یہ اپنے دل میں سمجھے گا کہ اب میرے لیے جہنّم میں جانے کا حکم ہو گا۔ اللہ پاک فرمائے گا: کہ ہم نے دنیا میں تیرے گناہ وغیرہ چھپائے اور آج تیرے گناہ معاف کر دیے۔ کسی سے سختی کے ساتھ ایک ایک بات پوچھی جائے گی اور جس سے اس طرح سوالات ہوئے وہ تباہ و برباد(destroyed) ہو گا۔ کسی سے فرمائے گا: اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزّت نہ دی...؟! تجھے سردار نہ بنایا...؟! تجھے گھوڑے اور اونٹ نہ دیے...؟! ان کے علاوہ اور نعمتیں یاد دلائے گا، عرض کریگا: ہاں! تُو نے سب

کچھ دیا تھا، پھر فرمائے گا: تو کیا تیرے ذہن میں تھا کہ مجھ سے ملنا ہے؟ عرض کریگا کہ نہیں، فرمائے گا: تو جیسے تُو نے ہمیں یاد نہ کیا، ہم بھی آج تجھے عذاب (punishment) میں چھوڑتے ہیں۔

کچھ کافر ایسے بھی ہوں گے کہ اللہ پاک جب انہیں نعمتیں یاد دلا کر فرمائے گا کہ تُو نے کیا کیا؟ عرض کریگا: تجھ پر اور تیری کتاب اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا، نماز پڑھی، روزے رکھے، صدقہ دیا اور ان کے علاوہ جہاں تک ہو سکے گا، نیک کام بتائے گا۔ اللہ پاک فرمائے گا: ٹھہر جا! تجھ پر گواہ (witness) پیش کیے جائیں گے، یہ اپنے دل میں سوچے گا: میرے خلاف (against) کون گواہی دیگا...؟! اس وقت اس کی زبان بند کر دی جائے گی اور جسم کے حصّوں (parts) کو حکم ہو گا: بولو، اُس وقت اُس کے ہاتھ، پاؤں، گوشت، ہڈیاں سب اس کے خلاف (against) بولیں گے کہ یہ تو ایسا تھا ایسا تھا، اور وہ جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔

اِس اُمّت میں وہ شخص بھی ہو گا، جس کے ننانوے (99) رجسٹر گناہوں کے ہوں گے اور ہر رجسٹر اتنا بڑا ہو گا کہ جہاں تک نظر جاتی ہے، وہ سب کھولے جائیں گے۔ اللہ پاک فرمائے گا: تم ان میں سے کسی بات کا انکار (refusal) تو نہیں کرتے؟ میرے فرشتوں (یعنی کراماً کاتبین) نے تم پر ظلم تو نہیں کیا؟ عرض کریگا: نہیں اے ربّ! پھر فرمائے گا: تیرے پاس کوئی عذر ہے (یعنی ان کاموں کو کرنے کی کوئی وجہ ہے)؟ عرض کریگا: نہیں اے ربّ! فرمائے گا: ہاں تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے اور تجھ پر آج ظلم نہ ہو گا، ایک چھوٹا سا پرچہ لایا جائے گا، اُسے وزن (weight) کرنے کا حکم ہو گا، بندہ عرض کرے گا: اے ربّ! یہ پرچہ ان رجسٹروں سے زیادہ وزن والا کیسے ہو گا؟ فرمائے گا: تجھ پر ظلم نہ ہو گا، پھر ایک پلّے (scale) پر ننانوے (99) رجسٹر رکھیں جائیں گے اور دوسرے میں وہ پرچہ تو وہ پرچہ ان رجسٹروں سے بھاری ہو جائے گا۔ اُس پرچہ پر "أَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" لکھا ہو گا کہ جو اُس نے کبھی سچے دل سے پڑھا ہو گا پھر اُسے جنّت میں بھیج دیا جائے گا۔ (بہارِ شریعت، ح۱، ص۱۴۱ تا ۱۴۳ ملخصاً)

قیامت کے دن ہونے والے اس سچے واقعے سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کی رحمت بہت بڑی ہے، جس پر

www.farzuloom.net

رحم فرمائے، تھوڑی نیکی بھی بہت ہو جائے مگر **خبر دار!** اس کے عذاب (punishment) سے بھی ڈرنا ضروری ہے کہ بعض نیک لوگ ایسے بھی ہونگے کہ جن کا کوئی گناہ، انہیں جہنّم میں لے جائے گا لھذا نیک کام بالخصوص فرائض، واجبات اور سنّت مؤکدہ پر عمل کرتا رہے، گناہوں (حرام، مکروہ تحریمی، ناجائز کاموں) سے بچتا رہے اور اللہ پاک کی رحمت پر اُمید رکھے۔

مسلمانوں کے دوسرے (2nd) خلیفہ، حضرت عمر فاروقِ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: اگر اللہ پاک سب بندوں میں سے صِرف ایک کو جہنَّم میں ڈالنے والا ہو تو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جہنَّم میں جانے والا وہ ایک بندہ میں ہی ہوں اور اگر اللہ پاک ایک کے علاوہ سب کو جہنَّم میں ڈالنے والا ہو تو میں اُمّید (hope) کروں گا کہ وہ مجھے جہنَّم میں نہیں ڈالے گا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۸۹) اللہ پاک فرماتا ہے، ترجمہ (Translation): بیشک نکوکار (یعنی نیک لوگ) ضرور چین میں ہیں اور بے شک بدکار (یعنی گناہ گار) ضرور دوزخ میں ہیں۔ (پ ۳۰، سورۃ الانفطار، آیت ۱۴، ۱۳) (ترجمہ کنزالعرفان)

حکایت (08): "حرام روزی کھانے اور کھلانے والے کے ساتھ کیا ہو گا؟"

قیامت کے دن ایک شخص حاضِر کیا جائے گا، اُس کے بیوی بچے شکایت (complain) کریں گے، کہیں گے: یا اللہ! اِس نے ہمیں شریعت کے اَحکام (یعنی دینی مسائل) نہیں سکھائے اور یہ ہمیں حرام روزی کِھلاتا تھا، لیکن ہمیں معلوم نہیں تھا۔ لِہذا اُس (شخص) کو حرام روزی کمانے کی وجہ سے اتنا مارا جائے گا کہ اُس کی کھال تو کھال گوشت بھی جسم سے الگ ہو جائے گا، پھر اُس کو مِیزان پر (یعنی جہاں پر حساب ہو گا)[1] لایا جائے گا، فِرشتے اُس کی پہاڑ کے برابر نیکیاں لائیں گے تو گھر والوں میں سے ایک شخص اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا پھر دوسرا آگے بڑھے گا وہ بھی اُس کی نیکیوں سے اپنی کمی پوری کریگا۔ اس طرح اُس کی ساری نیکیاں اس کے

---

(16) میزان کی تفصیل topic number:249 میں دیکھیں۔

گھر والے لے لیں گے۔ اب وہ اپنے بیوی بچوں کی طرف دیکھ کر کہے گا: افسوس (Alas!) اب مجھ پر صرف وہ گناہ رہ گئے ہیں کہ جو میں نے تم لوگوں کے لیے کیے تھے۔ فرشتے اِعلان (announce) کریں گے: یہ وہ شخص ہے جس کی ساری نیکیاں اُس کے بیوی، بچّے لے گئے اور یہ اُن کی وجہ سے جہنّم میں چلا گیا۔ (قُرَّۃُ العیون، ص ۴۰۱)

قیامت کے روز ہونے والے اس سچے واقعے سے معلوم ہوا کہ ہمیں خود بھی نیک کام کرنے، گناہوں سے بچنا ہے اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دینی اور گناہوں سے بچانا ہے خصوصاً گھر والوں اور خاندان والوں کو نیک نمازی، سنّتوں کا عادی بنانا ہے۔

یقیناً وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو اپنے گھر والوں کی سنّت کے مطابق تربیت نہیں کرتا، اپنی بیوی اور بچّیوں کو پردے وغیرہ کے مسائل نہیں سکھاتا۔ بلکہ خود فیشن کرواتا، میک اپ کروا کر بے پردہ اسکوٹر پر بٹھا کر شاپنگ سینٹروں میں لے جاتا ہے۔ یاد رکھئے جو لوگ روکنے کی طاقت رکھتے ہیں پھر بھی اپنی بیوی اور مَحرم رشتہ دار عورتوں (مثلاً: بیٹی، بہن، ماں وغیرہ) کو بے پردَگی سے مَنْع نہ کریں وہ دَیُّوث ہیں (اَلدُّرُّ الْمُخْتَار ج ۶ ص ۱۱۳ دار المعرفۃ بیروت ماخوذاً) اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: تین (3) شخص کبھی جنّت میں نہ جائیں گے دیُّوث اور مَردانی وَضْع بنانے والی (یعنی مردوں جیسی صورت بنانے والی مثلاً مردوں کی طرح بال رکھنے والی یا مردوں کی طرح کا لباس پہنے والی) عورت اور شراب پینے کا عادی۔ (اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب ج ۳ ص ۷۶ حدیث ۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حکایت (09): "جہنم پر ایک پُل ہے"

حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس آپ کی ایک کنیز حاضر ہوئی (پہلے ایک انسان دوسرے کا مالک بن جاتا تھا، مالک کو جو عورت ملی وہ کنیز ہوتی، آج کل کنیزیں نہیں ہوتیں) اور عرض کی: میں نے خواب میں دیکھا کہ جہنَّم کی آگ جل رہی ہے اور اُس کے اُوپر پُل صراط رکھ دیا گیا ہے۔ اب دنیا میں خلافت (caliphate) کرنے والوں کو لایا گیا، سب سے پہلے خلیفہ عبد المَلِک کو حکم ہوا کہ پُل صراط سے گزرو! وہ پُل صراط پر چڑھا، مگر وہ فوراً دوزخ میں گر گیا۔ پھر اُس کے بیٹے ولید کو لایا گیا، وہ بھی دوزخ میں گر گیا۔ اس کے بعد سلیمان بن عبد المَلِک کو

حاضِر کیا گیا اور وہ بھی اسی طرح دوزخ میں گیا۔ ان سب کے بعد امیرُ المؤمنین! آپ کو لایا گیا، بس اِتنا سننا تھا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خوف (یعنی جہنّم کے ڈر) سے چیخ ماری اور گر پڑے۔ کنیز نے پکار کر کہا: یاامیرَ المؤمنین! سنئے بھی تو ... خدا کی قسم! میں نے دیکھا کہ آپ نے سلامَتی کے ساتھ پُل صراط پار کر لیا۔ مگر حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پُل صراط کا نام سن کر بے ہوش ہو چکے تھے اور بے ہوشی میں اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔ (اِحْیاءُ الْعُلُوم ج۴ ص۲۳۱ مُلَخَّصاً)(پُل صراط کی دہشت ص۱،۲)

یاد رہے! حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تابعی ہیں کیونکہ آپ نے کئی صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ سے ملاقات کا شَرَف پایا ہے۔ (عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات ص۳۱) **"تابِعی"** اس خوش نصیب (lucky) کو کہتے ہیں جس نے (ایمان کی حالت (condition) میں) کسی صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے ملاقات کی ہو (اور ان کا انتقال بھی ایمان پر ہوا ہو)۔ (تدریب الراوی فی شرح تقریب النووی، ص۳۹۲)

اس سچی حکایت سے پتا چلا کہ مسلمانوں کے سچے خلیفہ، نیک و پرہیز گار، تابعی بزرگ بھی آخرت کا کتنا خوف رکھتے تھے۔ ہمیں بھی اپنی آخرت کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی ہے، ہمیں نماز وقت پر ادا کرنی ہے بلکہ ہر فرض، ہر واجب اور کم از کم ہر سنّت مؤکّدہ کو جیسا حکم ہے، اُس طرح پورا کرنا اور ہر گناہ سے بچنا ہے۔

حکایت (10): "جنّتی صَحابی کا رونا"

جنّتی صحابی، حضرت عبدُاللہ بن رَواحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو ایک بار روتے دیکھ کر ان کی نیک زَوجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے عرض کی: آپ کو کس بات نے رُلایا ہے؟ کہنے لگے ایک مرتبہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا تھا: **مجھے اللہ** پاک کا یہ فرمان یاد آگیا (ترجمہ۔Translation): اور تم میں سے ہر ایک دوزخ پر سے گزرنے والا ہے۔ (پ۱۶، سورۃ مریم، آیت ۷۱) (ترجمہ کنز العرفان) حضرت عبدُاللہ بن رَواحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روتے ہوئے مزید فرمانے لگے کہ: یوں میں نے یہ تو جان لیا کہ میں نے اس میں داخل ہونا ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ میں اسے پار کر سکوں گا یا نہیں۔

(اَلْمُسْتَدْرَک ج۵ ص۸۱۰ حدیث۸۷۸۶،اَلتَّخْوِیف مِنَ النَّار ص۲۴۴)

جنّتی صحابی کے اس سچے واقعے سے معلوم ہوا کہ ہمارے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ قرآنِ پاک کی آیتوں پر غور کیا کرتے اور اپنی آخرت کے بارے میں سوچا کرتے تھے، ہمیں بھی چاہیے کہ کم از کم جو سورتیں ہم نماز میں پڑھتے ہیں، اس کے معنٰی یاد کریں اور اس کی تفسیر پڑھیں اور سمجھیں۔جب بھی نماز پڑھا کریں تو ان سورتوں کے معنٰی کی طرف توجّہ (attention) رکھا کریں۔

حکایت (11): "تمام انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم"

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ ایک دعوت میں حاضر تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا، اللہ پاک دنیا کی ابتداء (یعنی شروع) سے آخر تک کے تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا، سورج ان کے قریب ہو جائے گا اور لوگوں کو بہت زیادہ پریشانی (panic) ہو گی اور وہ ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا تم دیکھ نہیں رہے کہ ہم کس مصیبت میں ہیں؟ کیا تم اللہ پاک سے کسی کی شفاعت کا انتظار (wait) کر رہے ہو؟ وہ ایک دوسرے سے کہیں گے: چلو! حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس چلیں۔لہٰذا وہ ان کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے: آپ عَلَیْہِ السَّلَام تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ پاک نے آپ کو اپنی قدرت (اور طاقت) سے پیدا فرمایا اور فرشتوں کو سجدہ (تعظیمی یعنی آپ کی respect کے لیے سجدہ) کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کو جنّت میں رکھا، کیا آپ اللہ پاک کی بارگاہ میں ہماری شفاعت (یعنی سفارش) نہیں فرمائیں گے؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت اور عذاب (punishment) میں ہیں؟ تو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام فرمائیں گے: بے شک اللہ پاک آج اس قدر غضب اور جلال میں ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا اور نہ ہی اس طرح اس کے بعد کبھی ہو گا، آج تو بس مجھے اپنی جان کی فکر ہے، میرے علاوہ کسی اور کی طرف جاؤ۔پھر تمام لوگ حضرت نوح

عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس باری باری حاضر ہوں گے لیکن ہر نبی عَلَیْہِ السَّلَام یہی فرمائیں گے: آج تو بس مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ اللہ پاک کے غضب وجلال کی وجہ سے کوئی نبی بھی لوگوں کی سفارش نہیں کریں گے۔ پھر تمام لوگ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس حاضر ہوں گے وہ بھی منع کریں گے اور فرمائیں گے کہ حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس جاؤ۔

پھر تمام لوگ میرے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے محمد (رَّسولُ اللہ) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) آپ اللہ پاک کے رسول اور آخری نبی ہیں، اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صدقے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے ہیں، (اور سب لوگ آپ کی تعریف کریں گے، چاہے وہ آپ سے پہلے دنیا میں آئے ہوں یا بعد میں، مسلمان ہوں یا کافر، آپ کا ساتھ دینے والے ہوں یا تکلیف دینے والے ہوں اور یہ مقام (rank) اور فضیلت (یعنی درجہ) کسی کو بھی نہیں ملی اور نہ ملے گی کہ دنیا میں آنے والے تمام لوگ، کسی ایک عزّت والے شخص کی تعریف کر رہے ہوں اور عرض کریں گے کہ) اللہ پاک سے ہماری شفاعت (یعنی سفارش) کیجئے۔

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ مزید فرماتے ہیں پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: میں عرش کے نیچے آؤں گا اور اللہ پاک کو سجدہ کرونگا۔ اللہ پاک میرا سینہ (chest) کھول دے گا اور میرے دل میں اپنی حمد وثناء (یعنی تعریف) کے ایسے جملے ڈال دے گا جو اس سے پہلے کسی کے دل میں نہیں آئیں گئے، پھر اللہ پاک فرمائے گا: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) اپنا سر اُٹھایئے، مانگیئے، آپ کو دیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے، آپ کی شفاعت قبول (accept) کی جائے گی۔

تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا: اے میرے ربّ! میری اُمّت کو بخش (یعنی مُعاف کر) دے، اے میرے پالنے والے! میری اُمت کو بخش دے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)!

اپنی اُمّت میں سے جن پر کوئی حساب نہیں، انہیں جنّت کے دروازوں میں سے سیدھی طرف کے دروازے سے جنّت میں لے جاؤ۔(صحیح البخاری، الحدیث:۳۳۴۰، ص۲۶۹ ملخصاوحدیث:۴۷۱۲، ص۳۹۳ ملخصاو صحیح مسلم، الحدیث:۴۸۰، ص ۷۱۴، بتغیرٍ ملخصا)

ایک اور روایت میں ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: میں اپنی اُمّت کی ایک مرتبہ شفاعت کر کے ہر 99(ننانوے) میں سے ایک انسان کو باہر نکال دوں گا، مزید فرمایا: میں بار بار اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہوتا رہوں گا اور شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ اللہ پاک مجھ سے فرمائے گا: تیری اُمّت میں سے جس نے ایک دن بھی سچے دل سے یہ گواہی دی(testified ہوا) کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی پر اس کی موت ہوئی(یعنی مسلمان ہونے ہی کی حالت(condition) میں فوت ہوا) اسے(جنّت میں) لے جاؤ۔(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، الحدیث:۱۲۸۲۴، ج۴، ص۳۵۵، بتغیرٍ قلیلٍ)

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تمام نبیوں عَلَیْہِمُ السَّلَام سے افضل(superior) اور اعلیٰ (بڑے درجے والے) ہیں کہ قیامت کے دن اللہ پاک کے غضب اور جلال کی وجہ سے کوئی نبی عَلَیْہِ السَّلَام بھی لوگوں کی سفارش اور شفاعت نہیں کریں گے۔ لیکن ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ خاص مقام اور مرتبہ دیا جائے گا کہ سب لوگ آپ کی تعریف کریں گے، آپ سے مدد مانگیں گے اور آپ ہی اللہ پاک کی بارگاہ میں سب سے پہلے لوگوں کی شفاعت کریں گے(اس کے بعد انبیاءِ کرام عَلَیْہِم السَّلَام بلکہ اولیاءِ کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم وغیرہ بھی شفاعت کریں گے) اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سفارش کی وجہ سے لوگوں کا حساب شروع ہو گا اور گناہ گار مسلمان بھی بالآخر(یعنی ایک وقت ایسا آئے گا کہ سب کے سب) جنّت میں چلے جائیں گے۔

حکایت(12): "موت کو ذبح(slaughter) کر دیا جائے گا"

جب جہنّمی، دوزخ میں چلے جائیں گے اور صرف وہ رہ جائیں گے کہ جنہیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے تو ایک فرشتہ آواز دے گا: فلاں (شخص) کہاں ہے؟ جس نے اپنی عمر کو برے اعمال میں خراب کر دیا؟ پھر وہ فرشتے لوہے کے بڑے بڑے گرز (ایک ہتھیار جس کے اوپر گول موٹا لوہا ہوتا ہے) لے کر اس کی طرف بڑھیں گے اور اس کو بہت ڈرائیں گے اور سخت عذاب (punishment) کی طرف لے جائیں گے اور اسے اُلٹا کر کے جہنّم میں پھینک دیں گے پھر اُسے ایسے گھر میں قید (prison) کر دیں گے جس کے راستے میں بھی سخت اندھیرا ہو گا اور اس میں طرح طرح کے عذاب ہوں گے۔ قیدی (prisoner) ہمیشہ اس میں قید رہیں گے، اس میں آگ بھڑکائی جائے گی (fire will be lit)، ان کے پینے کو کھولتا ہوا پانی (boiling water) دیا جائے گا اور عذاب کے فرشتے ان کو خوب ماریں گے اور ہر طرف آگ ہی آگ ہو گی۔ وہاں کسی قسم کی ذہانت (intelligence) یا طاقت کا کوئی فائدہ نہ ہو گا اور جہنّم سے آزادی نہ ملے گی، ان کے پاؤں سر کے بالوں سے باندھ دیئے جائیں گے اور گناہوں کی کالک (blackness) سے ان کے منہ سیاہ (black) ہو جائیں گے، وہ دوزخ میں چیختے چلاتے رہیں گے: اے (جہنّم کے نگران فرشتے) مالک (عَلَیْہِ السَّلَام)! عذاب پہنچنے کا وعدہ، جو ہمارے لیے تھا وہ سچا ہو چکا، اے مالک! اب ہمیں آزاد کر دو، اے مالک! اب ہم دوبارہ بُرے اعمال نہیں کریں گے۔ دوزخ کے نگران فرشتے حضرت مالک عَلَیْہِ السَّلَام جواب دیں گے: ہائے افسوس (Alas!)! وقت گزر گیا اب تمارے لئے جہنّم سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں، یہیں پڑے رہو اور کوئی بات مت کرو۔ اگر تمہیں ایک بار اس سے نکال بھی دیا جائے تو تم دوبارہ وہی کرو گے جس سے تم کو منع کیا جاتا ہے۔ اب جہنّمیوں کو بہت زیادہ افسوس ہو گا پھر ان کو مزید آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ ان کے اوپر نیچے، سیدھی طرف، اُلٹی طرف بلکہ ہر طرف آگ ہی آگ ہو گی، گویا کہ وہ آگ کے اندر ڈوبے ہوئے ہوں گے یہاں تک کہ ان کا کھانا، پینا، پہننا، سب آگ ہی ہو گا۔ وہ دوزخ کی آگ کے ٹکڑوں کے درمیان ہوں گے، اب ان کو ڈامر (تارکول۔asphalt) کا لباس پہنایا جائے گا، بھاری بیڑیاں (shackles) پہنائی جائیں گی، وہ جہنّم کی سختیوں سے چیخیں گے اور موت کو پکاریں گے تو ان کے سروں کے اوپر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جو ان کی کھال اور پیٹوں کے

اندر کا سب کچھ پگھلا دے گا، اور بہت کچھ ہو گا۔(احیاء العلوم ج۵، ص۲۲۷،۲۱۷ماخوذاً)(ہم اللہ پاک سے اُس کے عذاب (punishment) سے پناہ مانگتے ہیں)

اب جنّت و دوزخ کے درمیان موت کو مینڈھے (sheep) کی شکل میں لا کر کھڑا کر دیا جائے گا، پھر کوئی آواز دینے والا آواز دے کر جنّتیوں اور جہنّمیوں کو بُلائے گا تو جنّت والے ڈر ڈر کر جنّت سے باہر دیکھیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمیں یہاں سے نکلنے کا حکم دے دیا جائے اور دوسری طرف جہنّم والے خوشی سے جہنّم کے باہر دیکھیں گے کہ شاید اس مصیبت سے آزادی ملے۔اب جنّتیوں اور جہنمیوں دونوں سے پوچھا جائے گا کہ اس مینڈھے (sheep) کو پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے: ہاں! یہ موت ہے۔اب سب کے سامنے اُسے ذبح (slaughter) کر دیا جائے گی اور کہے جائے گا: اے جنّت والو! ہمیشہ کے لیے (تم جنّت میں) ہو اب مرنا نہیں ہے اور اے جہنّم والو! ہمیشہ کے لیے (تم جہنّم میں) ہو، اب موت نہیں، اس وقت جنّتیوں کے لیے خوشی پر خوشی ہو گی اور غیر مسلم ہر طرح کی بھلائی سے نااُمید ہو جائیں گے اور گدھے کی آواز میں چِلّا چِلّا کر اِتنا روئیں گے کہ آنسو ختم ہو جائیں گے اور آنسوؤں کی جگہ خون نکلے گا، روتے روتے گالوں میں گڑھے پڑ جائیں گے اور رونے کی وجہ سے اِتنا خون اور پیپ (pus) نکلے گا کہ اگر اُس میں کشتیاں (boats) ڈالی جائیں تو چلنے لگیں(بہار شریعت، ۱/۱۶۳تا۱۷۱ماخوذا) نَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالاٰخِرَۃ(ہم اللہ پاک سے دین، دنیا اور آخرت میں معافی اور سلامتی کا سوال کرتے ہیں)۔(بہارِ شریعت ج۱ص۱۷۰تا۱۷۱ملخصاً)

جہنّمیوں کے ساتھ ہونے والے اس سچے واقعے سے معلوم ہوا کہ بُرے کاموں کا انجام (result) برا ہے، ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے کاموں کو اچھا کریں اور آخرت کی تیاری کریں۔